# با ادب

## اور

# بے ادب

قرآن و حدیث کی روشنی میں


تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان
چشتی سیالوی

معاونین

حافظ محمد قمر الزمان
حافظ محمد ضیاء الزمان



بزم عشاق

0300
6661755

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجهروا له بالقول
کجهر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون

---

بابِ جبریل کے پہلو میں ذرا دھیرے سے
فخر کہتے ہوئے جبریل کو یوں پایا گیا
اپنی پلکوں سے درِ یار پہ دستک دینا
اونچی آواز ہوئی عمر کا سرمایہ گیا

کلام : حضرت خواجہ غلام فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

نحمده و نصلی و نسلم علی حبیبه الکریم

اما بعد

فاعوذ باالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

محبت سے درود وسلام

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

محترم سامعین کرام! اللہ کریم کی توفیق وعطا سے اور محبوب دو جہاں ﷺ کی نظر عنایت سے آج کی اس نورانی محفل میں ہمارا عنوان تکلم ہے ''مؤدب اور بے ادب''۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔ یـایهـا الـذیـن امنوا لا تقدموا بین یدی الله ورسوله اے ایمان والو کسی قول وفعل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے پہل نہ کرو۔ یـایهـا الذین امنو الا ترفعوا اصواتکم فوق صـوت الـنبی ولا تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشـعــــرون اے ایمان والو! اپنی آوازیں میرے محبوب ﷺ کی آواز سے اونچی نہ کرو اور میرے محبوب ﷺ کو بلاتے وقت ایسے نہ بلاؤ جیسے کہ آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے تمام اعمال حسنہ ضائع ہو جاویں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

ان الذین ینادونك من ورآء الحجرات اکثرهم لا یعقلون اے میرے محبوب ﷺ جو لوگ آپ ﷺ کو دیوار کے باہر سے آوازیں دیتے ہیں وہ اکثر عقل نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی ان آیات میں ایمان والوں کو اپنے محبوب ﷺ کے آداب سکھائے ہیں اور اللہ کریم کا خاص لطف و کرم اور رحمت و کرم نوازی ہے کہ ہم دن رات بدکاریاں کرتے ہیں سیہ کاریاں کرتے ہیں نہ نماز نہ روزہ نہ حج اور نہ زکوٰۃ غرضیکہ کوئی بھی نیکی کا کام نہیں کرتے مگر وہ پھر بھی ہمیں کہتا ہے کہ اے ایمان والو! تو معلوم ہوا کہ ایمان نماز اور روزے میں نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر وہ لوگ جو نماز نہیں پڑھتے یا روزہ نہیں رکھتے اور حج و زکوٰۃ ادا نہیں کرتے وہ کافر ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ ان کو کافر کہتا حالانکہ ایسا نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ نماز نہ پڑھنے اور روزہ نہ رکھنے سے انسان کافر نہیں ہوتا بلکہ ایمان کو ضائع کرنے والی اور کسی کو کافر بنانے والی کوئی اور ہی چیز ہے اور وہ ہے محبوب کبریاء ﷺ کی بے ادبی اس لئے اگر کوئی مسلمان نمازیں بھی پڑھتا ہے روزہ بھی رکھتا ہے حج و زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہے اور ساری رات کھڑے ہو کر نفل بھی پڑھتا ہے لیکن ہے وہ محبوب کریم ﷺ کا بے ادب تو وہ پکا کافر ہے۔ کیونکہ ایمان کا دوسرا نام ہے ''ادب''۔ اگر ادب ہے تو ایمان بھی ہے اور اگر ادب نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جان رحمت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے سے چھوٹے پر رحم نہیں کیا اور اپنے سے بڑے کا ادب نہیں کیا وہ میرا امتی نہیں ہے۔ استاد شاگرد سے بڑا ہے اور باپ بیٹے سے امام مقتدی سے بڑا ہے اور پیر مرید سے اور متذکرہ بالا حدیث پاک کے پیش نظر شاگرد اگر اپنے استاد کا بیٹا اگر اپنے باپ کا مقتدی اگر اپنے امام کا اور مرید اگر اپنے پیر کا ادب نہ کرے تو وہ امت محمدیہ علیہ السلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ تو پھر مالک کائنات ﷺ کی بے ادبی کیوں کفر نہیں ہے جو کہ اللہ کریم کی ساری کائنات میں بڑے ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سامعین محترم! قرآن کریم کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے چند آداب محبوب کریم ﷺ کو خصوصی طور پر بیان فرمایا ہے۔

☆ یہ کہ میرے محبوب ﷺ کی محفل پاک میں ادب سے خاموش بیٹھو اور بات کرنے میں پہل نہ کرو۔
☆ یہ کہ میرے محبوب ﷺ کو بلاتے وقت اس طرح نہ بلاؤ کہ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔
☆ یہ کہ میرے محبوب ﷺ کے سامنے بات کرتے وقت اونچی آواز نہ نکالو۔
☆ یہ کہ جب میرا محبوب ﷺ گھر تشریف لے جائے تو باہر سے آوازیں دے کر مت بلاؤ۔ جب تک کہ آپ ﷺ خود تشریف نہ لے آئیں۔

سامعین محترم! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جان رحمت ﷺ سے پہلے ہی قربانی کے جانور ذبح کر لیا کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ کی غیرت نے یہ برداشت نہ کیا کہ میرے محبوب ﷺ سے پہلے کوئی کام کرے اس لئے ان کو منع کر دیا گیا اور حکم دے دیا گیا کہ اے ایمان والو تمہارا کوئی بھی فعل میرے محبوب ﷺ سے پہلے نہیں ہونا چاہیے اور تم کسی بات اور کسی کام میں میرے محبوب ﷺ سے پہل نہ کیا کرو اور اگر تمہاری آوازیں میرے محبوب ﷺ کی آواز سے اونچی ہو گئیں تو تمہارے اعمال حسنہ تباہ و برباد ہو جائیں گے اور تمہیں اس تباہی کی خبر تک بھی نہ ہوگی۔

سامعین محترم! غور فرمائیں کہ اعمال حسنہ کے ضائع ہو جانے کا خوف ان کو دلایا جا رہا ہے جنہوں نے براہ راست چشمہ نبوت سے فیض حاصل کیا اور جن کا ہر ایک عمل رضائے الٰہی اور خوشنودی محبوب ﷺ کے لئے ہوا کرتا تھا اور عبادت کے قبول ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں تھا اور جن کے دلوں میں محبت رسول ﷺ کا دریا موجزن تھا تو اگر محبوب کریم ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کی سزا ان کے لئے یہ ہو سکتی ہے کہ ان کے تمام اعمال حسنہ ضائع کر دیئے جائیں گے تو پھر وہابیوں اور دیوبندیوں کا حشر کیا ہوگا جو اپنی تقریروں اور تحریروں میں محبوب کریم ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کرتے رہتے ہیں۔ اللہ کریم ہدایت نصیب فرمائے۔

سامعین محترم! جس محبوب ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس کا ذاتی نام لے کر یعنی یا محمد ﷺ کہہ کر نہیں بلکہ اس کے صفاتی نام یعنی یاایہا المزمل۔ یاایہاالمدثر۔ طٰہٰ اور یٰسین کہہ کر پکارا ہو۔ اس محبوب ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ میرے محبوب ﷺ کو کوئی صرف محمد (ﷺ) کہہ کر بلاوے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اس سے بھی منع کر دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ثابت بن قیس کے متعلق نازل ہوئی کیونکہ وہ اونچا سنتے تھے اور بلند آواز سے بولتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے اس ڈر سے کہ کہیں میرے تمام اعمال ضائع نہ ہو جائیں بارگاہ رسالت ﷺ میں آنا ہی چھوڑ دیا۔ محبوب کریم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس کو بلایا اور فرمایا کہ اس حکم سے بری ہے اور تو اس حکم میں شامل نہیں ہے اور تیرا خاتمہ بالخیر ہوگا اور تو جنتی ہے (تفسیر روح البیان)۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک آدمی نے سو سال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اس کے مرنے کے بعد بنی اسرائیل نے اس کو بغیر جنازہ کے دفن کر دیا لیکن جب رات ہوئی تو اللہ کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اس کو قبر سے نکال کر اور اس کا جنازہ پڑھ کر اس کو پھر دفن کرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی مولا یہ تو بڑا گنہگار اور تیرا نافرمان تھا پھر اس کے لئے ایسی مہربانی کا کیا سبب ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہے تو یہ گنہگار اور نافرمان لیکن جب بھی کبھی یہ تورات پڑھتا تھا تو میرے محبوب ﷺ کے نام پاک کو چومتا تھا اور اپنی آنکھوں پر لگاتا تھا۔ اس لئے میں نے اس کے تمام گناہ اپنے یار کے نام کی تعظیم کی بدولت معاف کر دیئے اور جنت میں اس کے لئے ستر حوروں کو منتخب کیا ہے (تفسیر روح البیان)۔

☆ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے محبوب کریم ﷺ کو مکہ مکرمہ میں دیکھا اور میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جان رحمت ﷺ کا وضو کرا رہے ہیں اور لوگ محبوب کریم ﷺ کے وضو کے پانی کو لینے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ پس جس کو وہ پانی مل جاتا وہ اپنے بدن پر مل لیتا اور جس کو نہیں ملا وہ دوسروں سے چھین رہا ہے (مشکوٰۃ شریف)۔

سامعین محترم! تفسیر روح البیان میں ہے کہ محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے غلام خاص ایاز کا ایک لڑکا تھا جس کا نام محمد تھا اور محمود غزنوی کو جب بھی کام ہوتا اور اسے بلانے کی ضرورت پیش آتی تو بڑی محبت سے آواز دیتا کہ اے محمد! میرا فلاں کام کر دے۔ مگر ایک دن محمود غزنوی نے آواز دی تو کہا۔ اے ایاز کے بیٹے میرا یہ کام کر دے۔ ایاز سن کر بہت ہی پریشان اور غمگین ہوا۔ محمود غزنوی کے دربار میں ہاتھ جوڑ کر عرض کی آقا آج مجھ سے کوئی قصور ہو گیا یا میرے لڑکے محمد سے کوئی خطا ہو گئی کیونکہ آج آپ نے محمد کا نام لے کر نہیں بلایا۔ پس سلطان نے کہا کہ اے ایاز پریشان نہ ہو میں نے تیرے بیٹے محمد کا نام اس لئے نہیں لیا کہ میں ناراض ہوں یا اس سے کوئی قصور ہوا ہے بلکہ میں نے اس وجہ سے تیرے لڑکے کا نام نہیں لیا کہ

تیرے لڑکے کا نام محمد ہے اور میں بے وضو تھا۔اس لئے شرم آتی تھی کہ میں بے وضو محمد کا نام لوں۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے جان کائنات ﷺ ملے اور میں جنابت کی حالت میں تھا۔محبوب کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔پس میں آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔یہاں تک کہ رحمت دو جہاں ﷺ ایک مقام پر بیٹھ گئے او میں چپکے سے نکل آیا۔پس میں نے غسل کیا اور پھر واپس آ گیا۔جان رحمت ﷺ ابھی تشریف فرما تھے پس محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ تو کہاں چلا گیا تھا میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ مجھ سے ملے اور میں جنبی تھا پس میں نے اس حالت میں آپ ﷺ سے ملنا اور آپ ﷺ کے پاس بیٹھنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ یہ آپ ﷺ کی شان میں بے ادبی تھی۔حاکم کائنات ﷺ کے غلاموں کا عقیدہ اور ایمان دیکھو کہ ناپاکی کی حالت میں جان رحمت ﷺ سے ملنا بھی بے ادبی سمجھتے ہیں مگر دور جدید کے نادان محبوب کریم ﷺ کو اپنی مثل ایک بے اختیار بشر سمجھ کر اور کبھی بڑے بھائی کا مقام دے کر اور کبھی آپ ﷺ کو مر کر مٹی میں مل جانے کا گمراہ کن عقیدہ رکھ کر محبوب کبریاء ﷺ کی شان پاک میں بے ادبی اور گستاخی کر کے اپنے آپ کو جہنم کی آگ کا ایندھن بنا رہے ہیں۔

کیا تاجدار کائنات ﷺ کے زمانہ پاک میں منافقین آپ ﷺ کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھتے تھے اور کیا وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی کریم ﷺ کی رسالت حشر ونشر اور روز قیامت کو نہیں مانتے تھے/کیوں نہیں لیکن اس کے باوجود بھی قرآن پاک نے ان کے ایمان کی نفی کر دی اور اعلان فرمایا کہ اے میرے محبوب (ﷺ) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو مجھے بھی مانتے ہیں اور تیری رسالت کی گواہی بھی دیتے ہیں اور قیامت کو بھی تسلیم کرتے ہیں لیکن ان سے بچ کے رہنا کیونکہ یہ مومن نہیں ہیں۔اس لئے کہ ان کے دلوں میں تیرا ادب واحترام نہیں ہے۔

سامعین محترم! زمین وآسمان کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ جہاں شیطان نے سجدہ نہ کیا ہو مگر حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں بے ادبی کرنے والا اگر دائمی ملعون بن سکتا ہے تو محبوب کبریاء ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا پھر کیوں کافر نہیں ہو سکتا؟

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ راحت جاں ﷺ نے پوچھا کہ تو بڑا ہے یا میں۔تو انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ پیدا تو میں پہلے ہوا ہوں لیکن بڑے آپ ﷺ ہی ہیں۔غور فرمائیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے کئی سال بڑے تھے مگر رحمت دو جہاں ﷺ کے ادب نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ وہ اپنے آپ کو رحمت دو جہاں ﷺ سے بڑا کہیں۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جان کائنات ﷺ نے غائبانہ بیعت لی اور حضرت عثمان فرماتے ہیں میرے جس ہاتھ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ قرار دیا تھا میں نے کبھی اس ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی اپنی شرم گاہ کو نہیں دیکھا کیونکہ جن نظروں سے رخ

مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا ہے ان نظروں سے شرمگاہ کو دیکھنا خلاف ادب ہے (مذید تفصیل ہماری کتاب "آداب محبت، عشق صحابہ" میں ملاحظہ فرمائیں)۔

☆ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

بود در انجیل نام مصطفےٰ
آن سر پیغمبراں بحر صفا

کہ انجیل مقدس میں جان رحمت ﷺ کا اسم گرامی موجود تھا وہ محبوب کریم ﷺ جو سرور انبیاء اور صدق وصفا کا دریا تھا اور نصرانیوں کے ایک گروہ کی یہ عادت تھی ۔

بوسہ دادندے برآن نام شریف
رو نہادندے بداں وصف لطیف

کہ انجیل پڑھتے وقت جان کائنات ﷺ کے اسم پاک کو چوما کرتے تھ کہ رحمت دو جہاں ﷺ کی شان پاک پڑھ کر اپنے سروں کو ادب سے جھکا دیتے تھے اور پھر اس وقت کے ایک ظالم وجابر وزیر نے قتل وغارت کا بازار گرم کیا تو رحمت دو جہاں ﷺ کے نام پاک کو ادب سے چومنے والا وہ گروہ اس فتنہ عظیم سے محفوظ رہا۔

☆ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نام احمد چوں چنیں یاری کند
تاکہ نورش چوں مددگاری کند

کہ جب آپ کا اسم مبارک ایسا مضبوط قلعہ ہے کہ شر ومصائب کو نہیں آنے دیتا تو آپ ﷺ کی ذات گرامی جو کہ عین نور ہے ہر حالت میں کیوں مددگار نہیں ہوگی غرضیکہ جس نبی کا سایہ زمین پر اس لئے نہ آنے دیا گیا کہ کسی کا قدم اس سائے پر آجانے سے اس کی بے ادبی ہوگی اور جس کے جسم پاک کو مکھی سے اس لئے محفوظ رکھا گیا ہو کہ ناپاک چیزوں پر بیٹھتی ہے اور اس طرح محبوب کریم کی بے ادبی ہوگی تو پھر اس محبوب ﷺ کی شان اقدس میں بے ادبی اور گستاخی کفر نہیں تو اور کیا ہے؟

کہتے ہیں ایک دن جان رحمت ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آذان دی اور جب وہ محبوب کریم ﷺ کے نام پاک پر پہنچے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کو چوما اور پھر اپنی آنکھوں پر لگائے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کا اسم پاک میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تو رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) جو بھی کوئی تیری طرح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اگلے اور پچھلے اور جو بھول کر یا قصداً گناہ کئے ہیں سب بخش دے گا اور راحت جاں ﷺ نے پھر فرمایا کہ جس نے میرا نام آذان میں سن کر اپنے انگوٹھوں کو چوما اور پھر ان کو اپنی آنکھوں پر لگایا وہ کبھی اندھا نہیں ہوگا (تفسیر روح البیان)۔حضرت

آدم علیہ السلام جب جنت میں تھے تو ان کو رحمت دو جہاں ﷺ کو دیکھنے کا شوق پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ وہ تیری پشت میں ہے اور آخری زمانہ میں اس کا ظہور ہوگا تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ اے میرے مولا مجھے اب ہی اس کی زیارت سے مشرف فرما۔ تو اللہ کریم نے اپنے محبوب ﷺ کے نور پاک کو حضرت آدم علیہ السلام کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے میں چمکا دیا اور محبوب کریم ﷺ کے نور پاک نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور جونہی راحت جاں ﷺ کا نور پاک حضرت آدم علیہ السلام کے انگوٹھے میں چمکا تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے انگوٹھوں کو چوما اور اپنی آنکھوں پر لگایا (تفسیر روح البیان)۔

سامعین محترم! دلائل سے یہ ثابت ہے کہ راحت جاں ﷺ کے نام اقدس کو سن کر انگوٹھوں کو چومنا اور اپنی آنکھوں پر لگانا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عادت تھی۔

قرآن کریم میں ہے کہ ایمان والے صرف وہی ہیں جو یقین لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جب کبھی کسی صلاح ومشورے کرنے کے لئے کسی کام پر اس کے ساتھ ہوتے ہیں تو میرے محبوب علیہ السلام کی اجازت کے بغیر وہاں سے جاتے نہیں اور آگے فرمایا کہ اے میرے محبوب ﷺ جو لوگ آپ ﷺ سے اجازت طلب کرتے ہیں اصل میں مومن وہی ہیں' اور پھر اپنے کسی کام کے لئے آپ ﷺ سے اجازت طلب کریں تو اے میرے محبوب ﷺ جس کو تو چاہے ان میں سے اجازت دے دیا کریں اور پھر ان کے لئے اللہ سے بخشش مانگ کیونکہ اللہ بڑا مہربان اور بخشنے والا ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت پاک پر غور کریں کہ کس پیارے انداز میں اللہ کریم نے ایمان والوں کو اپنے محبوب ﷺ کے ادب واحترام کا طریقہ بتلایا ہے کہ جب بھی کبھی میرے محبوب ﷺ کی نورانی مجلس' روحانی محفل اور لاثانی کے لاثانی اجتماع میں بیٹھو تو جانے سے پہلے میرے یار سے اجازت لے لیا کرو اور جب تک میرا یار تمہیں جانے کی اجازت نہ دے اس وقت تک تم میرے محبوب ﷺ کی پیاری مجلس سے جا نہیں سکتے اور اگر تم میرے محبوب ﷺ کی اجازت کے بغیر ہی اٹھ کر چلے گئے تو یہ بے ادبی اور گستاخی ہو گی اور ساتھ ہی اپنے محبوب ﷺ کو حکم فرمایا کہ اے کملی والے محبوب ﷺ اگر آپ ﷺ سے جانے کی اجازت مانگیں تو جس کو آپ ﷺ دل چاہے اجازت دے دیا کریں اور چونکہ انہوں نے بڑا ادب و احترام کیا ہے اور آپ ﷺ کی اجازت کے بغیر نہیں گئے۔ اس لئے ان کے لئے مجھ سے بخشش مانگ اور میں آپ ﷺ کی سفارش قبول کرتے ہوئے ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ بخش دوں گا۔ رحمت دو جہاں ﷺ کے ادب کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوسکتی ہے کہ دوسرے تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کے نام لے کر پکارا ہے۔ مثلاً یا موسیٰ' یا عیسیٰ' یا یحییٰ مگر جب اپنے محبوب ﷺ کی باری آئی تو فرمایا یاایھا المزمل' یاایھا المدثر۔ یسین اور طٰہٰ یعنی دوسرے انبیاء کرام کا ذاتی نام لیا اور اپنے محبوب کریم ﷺ کا صفاتی۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی یہ سوال کرے کہ قرآن میں تو محمد رسول اللہ بھی ہے یعنی قرآن پاک میں لفظ محمد ﷺ بھی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن پاک میں آپ ﷺ کا ذاتی نام لکھنا

اسی لئے ضروری تھا کہ دنیا والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ قرآن مجید صرف محمد ﷺ پر ہی نازل ہوا ہے۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کہ ہم نے انسان کو اچھی شکل میں پیدا کیا ہے حالانکہ کوئی گورا ہے تو کوئی کالا۔ کسی کی ٹانگیں نہیں ہیں اور کوئی آنکھوں سے محروم ہے مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ہم نے انسان کو حسین بنایا ہے تو یہ صرف اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ کا ادب ملحوظ ہے کیونکہ جب اس نے رحمت کائنات ﷺ کو لباس انسانی میں مبعوث فرمایا تو پھر اس کی غیرت نے یہ قبول نہ کیا کہ کسی انسان کو بدصورت کہے اور اسی لئے قیامت کے دن دوزخیوں کی شکلیں تبدیل کر دی جائیں گی تا کہ کوئی انسان انسانی شکل میں جہنم میں نہ جاوے کیونکہ اس طرح سے جان رحمت ﷺ کی بے ادبی ہوتی ہے۔

☆ حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حاکم کائنات ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا ہے اور وہی آدمی لوگوں کو نماز پڑھانے کے لئے امامت کرا رہا ہے اور جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو محبوب کریم ﷺ نے تمام لوگوں سے فرمایا کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی اس لئے کہ اس آدمی نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا تھا تو سامعین محترم! اس حدیث پاک سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کچھ امام ایسے ہیں جن کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور وہ ہیں رحمت کائنات ﷺ کے گستاخ اور بے ادب۔ تو جب قبلہ کی بے ادبی اور گستاخی کرنے والے کے پیچھے نماز نہیں ہوتی تو تاجدار عرب و عجم ﷺ کی شان پاک میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والے کے پیچھے نماز کب جائز ہوسکتی ہے جب کہ محبوب کبریاء ﷺ کی شان پاک قبلہ سے افضل ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے والذی نفس محمد بیده لحرمته المومن اعظم عندالله حرمة منك کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اے خانہ کعبہ اس بات پر فخر نہ کرنا کہ میں تیرا طواف کر رہا ہوں بلکہ تجھ سے تو میری امت کے ایک مومن کی عزت وشان زیادہ ہے (ابن ماجہ شریف)۔ تو جب خانہ کعبہ سے ایک مومن متقی اور ولی کی شان زیادہ ہے تو پھر رحمت کائنات ﷺ تو تاجدار کون ومکاں، باعث تخلیق انس وجان اور شہنشاہ دو جہاں ﷺ اور جب قبلہ کی بے ادبی کرنے والے کے پیچھے حاکم کائنات ﷺ کے فرمان کے مطابق نماز نہیں ہوتی تو پھر سرور کائنات ﷺ کے بے ادب اور گستاخوں کے پیچھے ایک سنی کی نماز کیسے ہوسکتی ہے۔ لہذا آپ سے گزارش ہے کہ ان بے ادبوں کے پیچھے نماز نہ پڑھا کریں ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

## گستاخ و بے ادب کی سزا

☆ حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مالک کائنات ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور

آپ ﷺ مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ بنی تمیم کے قبیلے کے ایک شخص نے بے ادبی اور گستاخی کے طور پر کہا کہ یارسول اللہ عدل اور انصاف کرو تو حاکم کائنات ﷺ نے فرمایا کہ ہلاکت ہو تجھ پر مجھ سے زیادہ عدل کرنے والا اور کون ہے۔ فقال عمر الذن لی اضرب عنقه تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا مجھے اجازت دیں تاکہ میں اس گستاخ کو قتل کر دوں تو مالک کائنات ﷺ نے فرمایا کہ نہ اس کو چھوڑ دو کہ اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو لمبی لمبی نمازیں پڑھیں گے، روزے رکھیں گے اور قرآن پاک پڑھیں گے مگر ان کی نمازیں اور روزے قبول نہیں ہوں گے اور قرآن پاک ان کی رگوں سے نیچے نہیں جائے گا۔ دین اور اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ معلم کائنات ﷺ کے اس ارشاد عالی پر غور کریں اور آج کل کے نبوت کے گستاخوں اور بے ادبوں کو دیکھیں کہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور روزے بھی رکھتے ہیں اور قرآن پاک کی تلاوت بھی کرتے ہیں مگر تاجدار کون و مکان ﷺ کی شان اقدس میں بے ادبیاں اور گستاخیاں کر کے دین اور اسلام سے خارج ہیں۔ کیونکہ محبوب کبریاء ﷺ کو اپنی مثل ایک بے اختیار اور بے کمال نبی سمجھنا اور محبوب کبریاء ﷺ کے علم غیب کا انکار کرنا اور سرور کائنات ﷺ کو حاضر و ناظر نہ جاننا اس سے بڑھ کر اور محبوب کریم ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کیا ہوسکتی ہے؟ آپ ﷺ کے اس ارشاد عالی سے یہ ثابت ہوا کہ ایمان صرف نمازوں اور روزوں اور قرآن پاک کی تلاوت میں ہی نہیں ہے بلکہ شہنشاہ دوجہاں ﷺ کے ادب واحترام میں ہے ورنہ لمبی لمبی نمازیں پڑھنے والوں، روزے رکھنے والوں اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے والوں کو نبی کریم ﷺ اسلام سے خارج قرار نہ دیتے (مذید تفصیل ہماری کتاب ''دور باش از یار بد'' میں ملاحظہ فرمائیں)۔

☆ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

آں دھاں کژ کرد و از تسخر بخواند
مر محمد را دھانش کژ بماند

کہ ایک بے ادب اور گستاخ محبوب کبریاء ﷺ کا نام پاک بے ادبی کے طور پر لیتا تھا آخر غیرت خداوندی جوش میں آ گئی اور اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا۔

باز آمد کائے محمد عفو کن
اے ترا الطاف و علم من لدن

اور پھر وہ رحمت دوجہاں ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے معاف کر دیں۔ رحمت دوجہاں ﷺ نے اسے معاف کر دیا اور اس کا منہ سیدھا ہو گیا۔

☆ عارف رومی رحمتہ اللہ آگے فرماتے ہیں ۔

چوں خدا خواھد کہ پردہ کس درد

میل شش اندر طعنۂ پاکاں زند!

کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کا پردہ فاش کرنا چاہتا ہے تو وہ ولیوں اور نبیوں پر طعنہ زنی کرنے لگتا ہے۔

☆ مالک کائنات ﷺ نے فرمایا کہ محبت کرنے والی آنکھ اپنے محبوب کے عیب نہیں دیکھ سکتی اور محبت کرنے والے کان اپنے محبوب کے عیب نہیں سن سکتے (مشکوٰۃ شریف)۔

میں صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت حضرات سے التماس کروں گا کہ وہ محبوب کریم ﷺ کے اس فرمان حق ترجمان کے پیش نظر اگر آپ محبوب کریم ﷺ سے محبت رکھتے ہیں تو پاکستان کے جدید ملا کی تقریریں نہ سنا کریں جب کہ آپ جانتے ہیں کہ تاجدار عرب وعجم ﷺ کی شان پاک میں بے ادبیاں اور گستاخیاں کرتے ہیں اور شہنشاہ کون ومکاں کے نعوذ باللہ نقائص وعیوب بیان کرتے ہیں حالانکہ محبوب کبریاء ﷺ ہر قسم کے عیب ونقص سے پاک ہیں اور جب کہ راحت جاں ﷺ نے فرمادیا ہے کہ محبت کرنے والے کان اپنے محبوب کے عیب نہیں سنتے تو پھر کسی ایسے ملا کی تقریر سننی جو محبوب کبریاء ﷺ کا بے ادب اور گستاخ ہو کسی لحاظ سے بھی درست نہیں ہے۔

☆ شرح فقہ اکبر میں حضرت امام یوسف رحمتہ اللہ علیہ کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ ہارون الرشید کے دستر خوان پر کدو پک کر آیا کسی نے کہا کہ محبوب کبریاء ﷺ کو کدو بہت پسند تھا۔ دوسرے نے کہا لیکن مجھے پسند نہیں اس پر حضرت امام یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے اس کے قتل کے ارادے سے تلوار نکال لی اور فرمایا تو مرتد ہوگیا ہے آخر اس نے توبہ کرلی۔

☆ تفسیر روح البیان میں ہے کہ محبوب کریم ﷺ سے کہا گیا کہ کیا آپ ﷺ کدو بہت پسند کرتے ہیں تو جان رحمت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں مجھے پسند ہے کیونکہ یہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا درخت ہے اور حضرت ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو کدو بہت پسند تھا تو اگر کسی دوسرے نے کہہ دیا کہ مجھے پسند نہیں تو وہ کافر ہوگیا۔ کیونکہ اس نے نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ چیز کی بے ادبی کی ہے۔

سامعین محترم! ذہن نشین فرمائیں کہ محبوب کریم ﷺ کی ایک پسندیدہ چیز کی اگر بے ادبی کفر ہے تو محبوب کبریاء ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کیوں کفر نہیں۔

سامعین محترم! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی چاہت ومحبت دیکھئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں پر انوار رسالت براہ راست پڑے تھے۔ انھوں نے اپنا گھر بار، اپنا مال ومنال اور اپنا سب کچھ محبوب کریم ﷺ کی خاطر لٹادیا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھئے، ابھی اسلام کا آغاز تھا۔ مکے کی بستی کافروں سے بھری ہوئی تھی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جان رحمت ﷺ کی محبت سے سرشار تھے۔ آپ ﷺ سے التجا کی کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں لوگوں کو اعلانیہ آپ ﷺ کی رسالت کی

اطلاع دوں اور آپ ﷺ سے فیض یاب ہونے کی دعوت دوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا 'اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! ذرا صبر سے کام لو ابھی ہم تعداد میں کم ہیں'۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر غلبہ عشق طاری تھا۔ انہوں نے پھر اصرار کیا حتیٰ کہ محبوب کریم ﷺ نے بے خوف وخطر لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف دعوت دی۔ البدایہ والنہایہ میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کی بعثت کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے خطیب ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلایا۔

مشرکین مکہ آپ پر ٹوٹ پڑے۔ آپ کو سخت پیٹا اور روندا۔ عقبہ بن ربیعہ نے آپ کے چہرے پر بے تحاشا تھپڑ مارے۔ آپ قبیلہ بنوتمیم سے تھے۔ آپ کے قبیلے کے لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ دوڑے ہوئے آئے اور انہیں مشرکین سے چھڑا کر ان کے گھر لے آئے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بے ہوش تھے اور لوگوں کا خیال تھا کہ وہ جاں بر نہ ہوسکیں گے۔ وہ دن بھر بیہوش رہے۔ جب شام ہوئی تو آپ کو ہوش آیا۔ آپکے والد ابوقحافہ اور آپ کے قبیلے کے لوگ آپ کے پاس کھڑے تھے۔ ہوش میں آتے ہی پہلی بات انہوں نے یہ کہی۔ ''رسول ﷺ کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں؟''۔ ان کے قبیلے کے لوگ سخت برہم ہوئے اور انہیں ملامت کی کہ جس کی وجہ سے یہ ذلت ورسوائی تمہیں اٹھانی پڑی اور یہ مار پیٹ تمہیں برداشت کرنا پڑی' ہوش میں آتے ہی تم پھر اسی کا حال پوچھتے ہو۔ ان اندھوں کو کیا خبر تھی کہ ان کی خاطر سختیاں جھیلنے میں جو لذت ہے وہ دنیاداروں کو پھولوں کی سیج پر اور بستر سنجاب پر بھی حاصل نہیں ہوتی۔

اے جفا ہائے تو خوش تر ز وفائے دیگراں

ان کے قبیلے کے لوگ مایوس ہو کر اپنے گھروں کو لوٹ گئے اور ان کی ماں سے کہہ گئے کہ جب تک محمد (ﷺ) کی محبت سے یہ باز نہ آجائے اس کا بائیکاٹ کرو اور اسے کھانے پینے کو کچھ نہ دو۔ وہ ماں تھی' جی بھر آیا' کھانا لا کر سامنے رکھ دیا اور کہا کہ دن بھر کے بھوکے ہو' کچھ کھالو۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا ''ماں اللہ کی قسم' کھانا نہیں چکھوں گا اور پانی کا گھونٹ تک نہ پیوں گا جب تک راحت جاں ﷺ کی زیارت نہ کرلوں''۔

☆ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن ام جمیل آگئیں اور بتایا کہ رحمت دوجہاں ﷺ خیریت سے ہیں اور دارارقم میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زخموں سے چور تھے۔ چلنے کے قابل نہ تھے۔ اپنی ماں کے سہارے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ غمگسار عالم ﷺ پر سخت گریہ طاری تھا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جان رحمت ﷺ کی محبت میں اپنے جسم اور اپنی جان کی سب کلفتیں بھول گئے۔

☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ محبوب کریم ﷺ کی زیارت کو ترستے تھے۔ آپ ﷺ نے مرض الموت میں جب پردہ اٹھا کر دیکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو نماز کی حالت میں دیکھ کر مسکرائے تو صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے راحت جاں ﷺ کے مکھڑے سے زیادہ حسین منظر نہیں دیکھا۔

☆ کچھ عاشقان رسول ﷺ ایسے بھی تھے جن کو اپنی آنکھیں محض اس لئے عزیز تھیں کہ ان سے حسن کامل ﷺ کی زیارت ہوتی تھی۔

نازم بچشم خود کہ جمال تو دیدہ است

ایک صحابی کی آنکھیں جاتی رہیں' لوگ عیادت کو آئے تو کہنے لگے۔ یہ آنکھیں تو مجھے اس لئے عزیز تھیں کہ ان سے آپ ﷺ کی زیارت ہوتی تھی' جب وہی نہ رہے تو اب ان آنکھوں کے جانے کا کیا غم۔

☆ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے بھی تھے جنہوں نے روز روز کا جھگڑا ہی چکا دیا تھا۔ زندگی کا سب کاروبار چھوڑ کر آپ ﷺ کی خدمت ہی کے لئے وقف ہو گئے تھے۔ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ آپ ﷺ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ آپ ﷺ کے گھر کا سب کام کاج حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہی کرتے تھے۔ دنیا کے سب دھندوں کو خیر باد کہہ چکے تھے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی آپ ﷺ سفر کے لئے تشریف لے جاتے' ساتھ ہو لیتے۔ آپ ﷺ کو جوتیاں پہناتے' آپ ﷺ کی جوتیاں اتارتے' سفر میں آپ ﷺ کا بچھونا' مسواک' جوتا اور وضو کا پانی انہی کے پاس ہوتا تھا۔ اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عبداللہ بن مسعود کو سوار رسول ﷺ کہتے تھے یعنی وہ محبوب کریم ﷺ کے میر سامان تھے۔

☆ حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ سارا دن جان کائنات ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے۔ جب آپ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر کاشانہ نبوت میں تشریف لے جاتے تو باہر دروازے پر بیٹھے رہتے کہ شاید آپ ﷺ کو کوئی کام پڑ جائے اور میرے بھاگ جاگ اٹھیں اور مالک کائنات ﷺ کی خدمت کی سعادت نصیب ہو جائے۔ ایک دن محبوب کریم ﷺ نے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ربیعہ! تم شادی کیوں نہیں کرتے؟ کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ) شادی کر لی تو آپ ﷺ کا آستانہ چھوٹ جائے گا۔ مگر حاکم کائنات ﷺ کے بار بار اصرار پر وہ مجبور ہو گئے اور شادی کر لی۔

☆ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ان کی والدہ محبوب کریم ﷺ کی خدمت کے لئے بچپن ہی میں وقف کر گئی تھیں۔

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی بارگاہ رسالت میں ہمیشہ حاضر رہتے۔ محبت و شیفتگی کی یہ کیفیت تھی۔ جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر سخت سخت مصیبتیں جھیلتے رہے۔ وہ صرف مصیبتیں جھیلتے ہی نہ تھے بلکہ ان مصیبتوں میں ایک لذت اور سرور محسوس کرتے تھے۔ محبت کا یہ

جذبہ ان میں ایسی سرشاری پیدا کرتا تھا کہ جسم کی کوئی کلفت اور ذہن کی کوئی اذیت انہیں محسوس ہی نہیں ہوتی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جن کی عمر اتنی نہ ہوئی کہ وہ اسلام کی غربت کے ساتھ اسلام کے عروج واقبال کا زمانہ بھی دیکھتے اور عدی بن حاتم کی طرح کہہ سکتے "میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے کسریٰ کے خزانوں کو کھولا"۔ تاہم جب دنیا سے گئے تو اس عالم میں گئے کہ ان سے زیادہ خوش حالی میں شاید ہی کسی نے دنیا چھوڑی ہو۔ بدر واحد کے شہیدوں کا حال پڑھیں۔ ایمان لانے کے بعد جو کچھ بھی ان کے حصے میں آیا' وہ دن رات کی کاوشوں اور مصیبتوں کے سوا کیا تھا؟ وہ اسلام کی فتح یابیوں اور کامرانیوں سے پہلے ہی دشمنوں کی تیغ وسنان سے چور میدان جنگ میں دم توڑ رہے تھے مگر دیکھیں کہ پھر بھی ان کے دل کی شادمانیوں کا کیا حال تھا؟

☆ حضرت عمارہ بن زیاد رضی اللہ عنہ زخموں سے چور جان کنی کی حالت میں تھے کہ خود غمگسار عالم ﷺ ان کے سرہانے پہنچ گئے اور عمارہ کی قسمت جاگ اٹھی فرمایا حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے اپنا زخمی جسم گھسیٹ کر آپ ﷺ کے قدموں پر ڈال دیا اور درد بھری آواز میں کہا۔ "میری آرزو یہ ہے کہ جان نکلتے وقت میری نظریں آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر جمی رہیں اور میری نظروں میں آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے سوا کچھ نہ ہو"۔ بس اتنا کہا اور روح پرواز کرگئی (رضی اللہ عنہم اجمعین)۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ نفوس قدسیہ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے سید الاولین والاخرین ﷺ کی صحبت کے لئے چن لیا تھا اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یہ مشیت ہوئی کہ وہ خاتم النبیین ﷺ سے براہ راست فیض حاصل کریں اور محبوب کریم ﷺ خود ان کا روحانی تزکیہ کریں اور خود انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی سراسر موجب حرمان نصیبی ہے۔ ان کے بارے میں دل مین بغض رکھنا سراسر باعث خسران مبین ہے۔

سامعین محترم! جان کائنات ﷺ کی ناموس کے لئے مرمٹنا عین ایمان ہے۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا
نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

☆ محبوب کریم ﷺ کی ناموس کے تحفظ کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل کیا تھا۔ پڑھیے اور ایمان تازہ کیجئے۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو دُبّ کے علاقے کا گورنر بنایا گیا۔ اس دوران محبوب کریم ﷺ کا وصال ہوا تو ان لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی اصلاح کی کوشش کی تو ان لوگوں نے محبوب کبریاء ﷺ کی شان مین

گستاخیاں بکنی شروع کر دیں تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "تم میرے ماں باپ کو گالی دے دو مگر میرے آقا ومولیٰ ﷺ کی توہین نہ کرو"۔ مجھے میرے باپ کی گالی دو' مجھے میری ماں کی گالی دو' وہ تو برداشت کرسکتا ہوں۔ مگر اپنے محبوب ﷺ کے بارے میں برداشت نہیں کرسکوں گا۔ جب وہ باز نہ آئے تو حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تو فوراً اسلامی شیروں کا لشکر پہنچا اور ان لوگوں کے سر اتار کر یہ واضح کیا ہے کہ اگرچہ جان کائنات ﷺ روضہ پاک میں تشریف لے گئے ہیں مگر ان کی محبت پر پہرہ دینے والے عشاق باقی ہیں۔ لہذا کسی کو گالی دینے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور جو ایسا کرے گا اس سے زمین کو پاک اور صاف کر دیا جائے گا۔

☆ جنگ بدر میں حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کو زخمی حالت میں صحابہ رضی اللہ عنہم اٹھا کو آپ ﷺ کی بارگاہ میں لائے۔ عاشق زار کی روح نکل رہی ہے۔ آقا پہ فدا ہو رہے ہیں۔ آپ ﷺ کے قریب آپ کو رکھا گیا۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنا رخسار آپ ﷺ کے قدم مبارک پر رکھ دیا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ کاش آج ابوطالب زندہ ہوتے تو وہ جان لیتے کہ جو بات انہوں نے اپنے لئے کہی تھی اس کا مستحق میں ہوں۔ جناب ابوطالب نے جان رحمت ﷺ کی شان میں کہا تھا کہ یہ وہ نبی ہیں جن کو ہم سلامت رکھیں گے یہاں تک کہ ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے ہم اپنی بیویوں اور بیٹوں کو بھی بھول جائیں گے مگر ان کی عزت پر پہرہ دیں گے۔

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

یہی انداز حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا تھا۔ جب وہ جنگ احد میں زخمی تھے۔ غمگسار عالم ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ جاؤ سعد رضی اللہ عنہ کو تلاش کرو۔ اگر وہ تمہیں ملیں تو انہیں میرا اسلام کہنا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں تلاش کرتا ہوا جب ان تک پہنچا تو میں نے دیکھا کہ سعد رضی اللہ عنہ کے جسم سے روح نکلنے والی ہے۔ سانس اکھڑ چکی ہے' بدن پر ستر زخم لگے ہوئے ہیں۔ میں نے جا کر کہا۔ اے سعد رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں۔ اتنا سننا تھا کہ موت کے منہ میں بیٹھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا چہرہ کھل اٹھا اور مسکراتے ہوئے کہا کہ میرے آقا کو بھی میرا اسلام عرض کر دینا۔

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

حضرت سعد نے رحمت دوجہاں ﷺ کو حاضر وناظر سمجھ کر خطاب کے صیغہ سے کہا۔ اے میرے آقا میں یہ دعا مانگ رہا ہوں کہ اللہ میری شہادت کا ثواب بھی آپ ہی کو عطا فرمائے۔ پھر اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جو کہا وہ آج ہماری غیرت کو جھنجھوڑنے کے لئے کافی ہے۔ خصوصاً فیس بک پر گستاخانہ

خاکوں کی اشاعت کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہمیں پڑھنا اور سنانا چاہئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روح نکل رہی تھی اور یہ فتویٰ سنا رہے تھے۔اے قیامت تک کے عشاق!اگر تم میں سے ایک شخص کے زندہ رہتے ہوئے بھی ہمارے نبی ﷺ کی توہین ہو گئی' اللہ اس ایک کو بھی معاف نہیں فرمائے گا۔

مقام غور ہے۔آج ہم ایک نہیں کروڑوں ہیں۔اس وقت روئے زمین پر چھپن اسلامی ممالک ہیں۔ مسلمانوں کی مجموعی تعداد ایک ارب چالیس کروڑ سے زائد ہے۔مسلمان ممالک کے زیر قبضہ رقبہ 9 کروڑ مربع میل سے زائد ہے۔دنیا کا ستر فیصد تیل (پٹرولیم) مسلمانوں کے پاس ہے۔دنیا کی پچیس فیصد زرعی زمین مسلمانوں کے پاس ہے۔تانبے' لوہے' کوئلے کے علاوہ سونا چاندی' زمرد' ہیرے اور یورینیم کے ذخائر بھی مسلم ممالک کے پاس دیگر ممالک سے زیادہ ہیں۔ایک اندازہ کے مطابق کویت کے پاس دس ارب ٹن تیل کے ذخائر ہیں جو تمام دنیا کے ذخائر کا پندرھواں حصہ ہیں۔یوں تو ہر مسلمان پیدائشی مجاہد اور فوجی ہے۔تاہم مسلم ممالک کی ریگولر فورس چھیاسٹھ لاکھ سے زائد ہے۔

لمحہ فکر یہ ہے کہ معرکہ بدر کے تین سو تیرہ مجاہدین کے وارثان کیوں اتنے بے وقعت ہو گئے؟ کیوں ہمارے آقا و مولیٰ محسن انسانیت ﷺ کی مسلسل گستاخیاں ہو رہی ہیں؟ ہماری غیرت ایمان سوئی ہوئی ہے تو کل قیامت کے دن شفیع محشر ﷺ کے سامنے کس منہ سے پیش ہو سکیں گے۔

نبی کے نام پر مٹنا شہادت ہی شہادت ہے
فضاء جیل میں رہنا عبادت ہی عبادت ہے
بدن کی بوٹی بوٹی ہو' زباں کڑوی نہیں ہوتی
نبی کے نام میں ایسی حلاوت ہی حلاوت ہے
لگا کے جان کی بازی بتایا ہے یہ عامر نے
جو ان کی راہ میں پگھلے سلامت ہی سلامت ہے

☆ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جو ہمیں پیغام دیا تھا۔اس پیغام کے لحاظ سے ہمیں کچھ لوگوں کا مواخذہ کرنا ہے اور اس بات کو بیان کئے بغیر ہمارا یہ مضمون مکمل نہیں ہوتا۔وہ لوگ جنہوں نے یہ راستے بنائے ہیں۔قادیانیوں کے لئے ہوں یا ڈینش اور امریکن کمپنیوں کے لئے۔جن لوگوں کا ہر درس قرآن اور ختم بخاری اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک محبوب کبریاء ﷺ کو اپنی مثل نہ کہہ لیں۔کیا وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خاکے بنانا تو توہین رسول ہے مگر منہ سے گستاخی کرنا جرم نہیں؟ کاغذ پر کھینچی لکیروں کے خاکوں کی نسبت اگر محبوب کریم ﷺ کی طرف ہو جائے تو یقیناً گستاخی ہے' تو علم مصطفیٰ ﷺ کی تشبیہ جانوروں اور پاگلوں کے علم سے گستاخی نہیں تو اور کیا ہے؟

سامعین محترم! میں گستاخانہ عبارات کا ایک عکس مزید مختصراً آپ کو دکھانا چاہتا ہوں۔ملاحظہ فرمائیں۔

## دیوبندیوں اور وہابیوں کی چند گستاخیاں

دیوبندیوں، وہابیوں کی گستاخانہ عبارات میں سے چند درج کی جاتی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ فرمائیں کہ حق پرسنی بریلوی ہیں جوان عبارتوں کو کافرانہ قرار دیتے ہیں یا دیوبندی وہابی جوان عبارتوں کو اسلامی اور ان کے لکھنے والوں کو بزرگانِ دین مانتے ہیں:۔

☆ خدا جھوٹ پر قادر ہے۔ العیاذ باللہ من ہذا الخرافات (براہین قاطعہ ص ۲۷۴ خلیل احمد در شید احمد دیوبندی وہابی)۔
☆ نبی چمار سے بھی زیادہ برے ہیں (تقویۃ الایمان ص ۴۶)۔
☆ سب نبی ذرہ ناچیز ہیں (تقویۃ الایمان ص ۴۶)۔
☆ جو نبی کو شفیع مانے مشرک (تقویۃ الایمان ص ۲۵)۔
☆ نبی کو کوئی اختیار نہیں (تقویۃ الایمان ص ۳۴)۔
☆ سوا رب کے کسی کو نہ مانو (تقویۃ الایمان ص ۱۵۔۱۴)۔
☆ نبی بڑے بھائی ہم چھوٹے بھائی (تقویۃ الایمان ص ۵۰)۔
☆ نبی کے علم شریف سے شیطان کا علم زیادہ (براہین قاطعہ ص ۵)۔
☆ میلاد منانے والے ہندوؤں سے بھی برے ہیں (براہین قاطعہ ص ۱۴۸)۔
☆ اردو میں نبی دیوبند کے شاگرد ہیں (براہین قاطعہ ص ۲۶)۔
☆ امتی عمل میں نبیوں سے بظاہر بڑھ بھی جاتے ہیں (تحذیر الناس ص ۵)۔
☆ نبی کو پاگلوں اور حیوانوں جیسا علم ہے (حفظ الایمان ص ۸)۔
☆ نماز میں رسالت ماب (ﷺ) کا خیال بیل گدھے کے خیال سے برا ہے (صراط مستقیم ص ۹۶)۔
☆ نبی مر کر مٹی میں مل گیا (تقویۃ الایمان ص ۵۰)۔
☆ کروڑوں نبی آسکتے ہیں (تقویۃ الایمان ص ۲۵)۔
☆ آخری نبی کہنے والے سب عوام جاہل ہیں (تحذیر الناس ص ۳)۔
☆ حضور (ﷺ) کا مزار گرادینے کے لائق ہے (بانی وہابی مذہب عبدالوہاب نجدی اوضح البراہین)۔
☆ حضور (ﷺ) سے لاٹھی بہتر ہے (اوضح البراہین)۔
☆ نبی اور شیطان برابر ہیں (ترجمان القرآن، آئینہ مودودی)۔
☆ انبیاء کے فیصلے غلط ہوتے تھے (ترجمان القرآن، آئینہ مودودی)۔
☆ نبی ان پڑھ چرواہا (پردہ از مودودی، آئینہ مودودی)۔

سامعین محترم! تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے کافر و مرتد ہیں اور در مختار وغیرہ متعدد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا مـــن شك

فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جوان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے (حسام الحرمین)۔

## گستاخوں سے دوری اختیار کرنے والوں کے لئے سات انعامات

☆ اولئك كتب فی قلوبهم الایمان ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم وقدرت کے ساتھ ایمان لکھ دیا۔

☆ وایدهم بروح منه اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔

☆ اللہ تعالیٰ ان کو جنتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے۔

☆ رضی الله عنهم ورضو عنه اللہ کریم ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔

☆ اولئك حزب الله وہ اللہ کی جماعت ہیں۔

☆ الا ان حزب الله هم المفلحون خبردار بیشک اللہ کی ہی جماعت کامیاب ہے (قرآن تمہید ایمان)۔

## گستاخوں سے دوستی رکھنے والوں کے لئے سات سزائیں

☆ ان کے دلوں میں ایمان نہیں لکھا جائے گا۔ ☆ ان کی اللہ تعالیٰ امداد نہیں فرمائے گا۔

☆ وہ جنتوں میں کبھی نہیں جا سکتے۔ ☆ ان پر اللہ تعالیٰ کا قہر وغضب ہو گا۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ سے راضی نہیں ہوں گے۔ ☆ وہ شیطان کا ٹولہ ہیں۔

☆ وہ شیطان کا ٹولہ کبھی کامیاب نہیں ہو گا (قرآن تمہید ایمان ص ۸)۔

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہابیہ دیوبندیہ کی صحبت ہزار اعلانیہ کافر کی صحبت سے مضر ہے (احکام شریعت)۔ تجربہ ہے کہ صحبت اور میل جول کی وجہ سے بہت سے سنی وہابی دیوبندی بنتے سنے گئے ہیں جبکہ ہندو، سکھ، عیسائی اعلانیہ کافر بننے والے بہت کم سنے گئے ہیں۔

سب سے مضر تر ہیں یہ وہابی
سنی بن بہکاتے یہ ہیں

اللہ کریم بطفیل زلف محبوب کریم ﷺ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اس کار خیر میں جن خوش بختوں نے تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ ان کا دیا ہوا مال اپنی بارگاہ بے نیاز میں قبول فرما کر دارین کی خوشیاں عطا فرمائے اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف فرمائے۔ بے دینوں، بے ادبوں، گستاخوں سے دور رکھے۔

آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسٓ ﷺ

امیدوار۔ اس جہان خواب میں دیدار محبوب کریم ﷺ

اور۔ اُس جہاں حساب میں شفاعت محبوب کریم ﷺ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی۔ 0300-6661755

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

# چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

| | | | |
|---|---|---|---|
| ☆ | وسیلہ محبوب ﷺ | ☆ | ادب و تعظیم محبوب ﷺ |
| ☆ | گریہ محبوب ﷺ | ☆ | نور الہدیٰ ﷺ |
| ☆ | عشق خیر الوری ﷺ | ☆ | عجب چیز ہے لذت آشنائی |
| ☆ | اطاعت محبوب ﷺ | ☆ | شمس الضحیٰ ﷺ |
| ☆ | شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ | ☆ | صاحب الجود والکرم ﷺ |
| ☆ | راحت دو جہاں ﷺ | ☆ | اسلام میں دل جوئی کا مقام |
| ☆ | لفظ ولی کا معنی و مفہوم | ☆ | اسلام میں دل شکنی جائز نہیں |
| ☆ | عقیدت کے پھول | ☆ | کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے |
| ☆ | آئینہ جمال کبریاء ﷺ | ☆ | وسیلتنا فی الدارین ﷺ |
| ☆ | بنا کے مصور نے توڑا قلم | ☆ | جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو |
| ☆ | محبت اور علامات محبت | ☆ | کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں |
| ☆ | صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد | ☆ | وبا لو الدین احسانا |
| ☆ | عشق است امام من | ☆ | آنچہ خوباں ہمہ دارند |
| ☆ | رحمت دو جہاں ﷺ | ☆ | اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟ |
| ☆ | پیکر حسن و جمال ﷺ | ☆ | اسمائے محبوب ﷺ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ☆ | فضائل رمضان وقرآن مجید | ☆ | انما المؤمنون اخوه |
| ☆ | روزہ کے طبی فوائد | ☆ | خیر کم من تعلم القرآن وعلمه |
| ☆ | فضیلت علم اور صاحب علم | ☆ | محبت الٰہی کے ثمرات |
| ☆ | قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے | ☆ | نور بشر کی وضاحت |
| ☆ | ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور | ☆ | میرے مرشد لجپال |
| ☆ | عظمت مصطفیٰ ﷺ | ☆ | خطبات زماں (1 تا 12) |
| ☆ | امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام | ☆ | مقالات زماں (1 تا 10) |
| ☆ | حقوق مصطفیٰ ﷺ | ☆ | مقالات عشق رسول ﷺ |
| ☆ | ورفعنالك ذكرك | ☆ | مقالات سیرت محبوب ﷺ |
| ☆ | سلطان دو جہاں ﷺ | ☆ | مقالات صورت محبوب ﷺ |
| ☆ | نسبت محبوب ﷺ | ☆ | محبت کی لازوال داستاں |
| ☆ | جان ایماں ﷺ | ☆ | مساوات محبوب ﷺ |
| ☆ | روح ایماں ﷺ | ☆ | شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات |
| ☆ | مسلمانوں کے حقوق | | تم سے کیا محبت ہوگئی |
| ☆ | افضل الخلق ﷺ | | جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی |
| ☆ | احسن الخلق ﷺ | ☆ | کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن |
| ☆ | اول الخلق ﷺ | | عشق ہے تماشہ نہیں ہے |
| ☆ | پیکر نور ﷺ | ☆ | صبر حسین بھی ہے عشق |
| ☆ | تذکرہ حسن محبوب ﷺ | | صدق خلیل بھی ہے عشق |
| ☆ | اسلام میں دوستی کا تصور | ☆ | دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے |
| ☆ | علم کی فضیلت واہمیت قرآن و | ☆ | عارفانہ تقریریں |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | حدیث کی روشنی میں | ☆ | پیام محبت |
| ☆ | اخلاق سے کام لوگر دل جیتنے ہیں | ☆ | وہ مصور کیسا ہوگا؟ |
| ☆ | نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و | ☆ | اہل دل |
| | سکوں ہے | ☆ | صحیفہ عشق |
| ☆ | جنت کے مالک | ☆ | عقل و عشق |
| ☆ | جہنم کا ایندھن | ☆ | عشق اور اہل عشق |
| ☆ | قلب سلیم | ☆ | ذوق زماں |
| ☆ | آداب محبت | ☆ | خیال زماں |
| ☆ | اسلاف کا جذبہ ایثار | ☆ | باب عشق |
| ☆ | اسلاف کا شوق علم | ☆ | داستان عشق |
| ☆ | اسلاف کا اخلاق | ☆ | شمع اور پروانے |
| ☆ | اسلاف کا عشق | ☆ | فضائل و مسائل نماز |
| ☆ | حقیقت عظمت | ☆ | نماز کے طبی فوائد |
| ☆ | حقیقت عشق (۱ تا ۴) | ☆ | نماز کے روحانی فوائد |
| ☆ | حقیقت انساں | ☆ | فضائل قرآن مجید |
| ☆ | عشق کی باتیں | ☆ | سوز محبت |
| ☆ | دیوان عشق | ☆ | اعزاز محبت |
| ☆ | بخشش کے بہانے | ☆ | حقیقی محبت |
| ☆ | عاشقانہ تقریریں | ☆ | حلاوت ایمان |
| ☆ | عالمانہ تقریریں | ☆ | حقیقت ایمان |
| ☆ | درس محبت | ☆ | دعوت فکر |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ☆ | بیان عشق و محبت | ☆ | جنت اور اہل جنت |
| ☆ | مدارج عشق و محبت | ☆ | احترام سادات |
| ☆ | کرامات اولیاء | ☆ | دنیا میں جنت |
| ☆ | محبت و محبوبیت | | میری پسند |
| ☆ | ماں کی عظمت | ☆ | روحانی حکایات |
| ☆ | محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے | ☆ | ،گلدستہ حکایات |
| ☆ | علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت | ☆ | لو میرج کی شرعی حیثیت |
| ☆ | صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق | ☆ | صوفیاء اور عشق |
| ☆ | علماء اور عشق | ☆ | شعراء اور عشق |
| ☆ | خواص اور عشق | ☆ | عوام اور عشق |
| ☆ | حلاوت ایمان | ☆ | سلطان دو جہاں ﷺ |
| ☆ | اعزازِ محبت | ☆ | مدارجِ اہل علم |
| ☆ | عشق حقیقی و مجازی | ☆ | راہ رسمِ عشق و محبت |
| ☆ | صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت | ☆ | حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ |
| ☆ | تاجدار عشق | ☆ | زلفوں کے اسیر |
| ☆ | تجھ سا حسین کوئی نہیں | ☆ | جان کائنات ﷺ |
| ☆ | باعث تسکینِ دل و جان ﷺ | ☆ | عامل اور عملیات |
| ☆ | حُسن ایماں | ☆ | معجزات انبیاء علیہم السلام |
| ☆ | زندگی آمد برائے بندگی | ☆ | میرے محسن |

# پیغام اعلیٰ حضرت

## امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)